

# نوجوانوں کو۔ ماری اجتماعی وراثت کی تعلیم دینا اس وراثت کو محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ : حامد انصاری

Posted On: 19 APR 2017 12:24PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 19 اپریل۔ نائب صدر جمہوریہ ہند جناب محمد حامد انصاری نے کہا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کو ہماری اجتماعی وراثت کی قدر و قیمت کی تعلیم دینے سے ہی اس اجتماعی وراثت کو بہترین طریقے سے محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ جناب حامد انصاری انڈین ٹرسٹ فار ریورل ہیریٹیج اینڈ ڈیولپمنٹ کی جانب سے اہتمام کی جانے والی عالمی یوم وراثت کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ دہلی کی سابق وزیر اعلیٰ محترمہ شیل ڈکشت اور متعدد دیگر سرکردہ شخصیات بھی اس میٹنگ میں موجود تھیں۔

جناب حامد انصاری نے کہا کہ ہندوستانی ثقافت اپنی ہم جہتی اور تسلسل کے سبب دنیا کی دیگر ثقافتوں سے منفرد ہے۔ کیونکہ اس میں دوسری ثقافتوں کی قدروں کو اپنے آپ میں سمولینے کی صلاحیت موجود ہے اور یہ ایک اجتماعی کردار کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہندوستان میں دنیا کے مختلف علاقوں کی ثقافتوں کے اجتماعات کی میزبانی کی ہے، جنہیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہندوستان کی اجتماعی تہذیب سے تعبیر کیا گیا۔

نائب صدر جمہوریہ نے مزید کہا کہ آج دنیا میں کچھ ہی حلقے کثرت اور وحدت کو اس طرح تسلیم کرتے ہیں، جس طرح ہندوستان انہیں مناتا ہے اور تنوع کے باوجود ہندوستان کے لوگ صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ یگانگت اور ہم آہنگی کے ساتھ زندگی گزارتے آ رہے ہیں اور مستقبل میں بھی یہ عمل جاری رہے گا۔ ہندوستانی ثقافت کی یہ خوبصورت اور عظیم تصویر نئے عناصر کو برداشت کرنے کے نتیجے میں ہی نہیں بلکہ انہیں قبول کرنے کی مظہر ہے۔ یہاں یہ بات سوچی جاسکتی ہے کہ عالمگیریت کا موجودہ سیلاب ہندوستان کی ثقافتی شناخت کو اپنے ساتھ بھا لے جائے گا، لیکن اس سے عالمی ثقافت میں ہندوستان کی انفرادیت بھی شامل ہو جائے گی۔

جناب حامد انصاری نے کہا کہ ثقافت محض نغموں، رقص اور فن تعمیر سے ہی عبارت نہیں ہے بلکہ یہ علم، تجربات، عقائد، قدروں، رجحانات، مفہیم، نسلی تسلسل، مذہب، وقت کی مروجہ قدریں، کردار، ہم جہت تعلقات، آفاق کے تصور اور افراد اور گروہوں کے ذریعہ حاصل کی جانے والی ٹھوس قدروں کا مجموعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ثقافت کو اس کے اس سماج سے جدا نہیں کیا جاسکتا، جس میں اس کا وجود عمل میں آیا ہے، گو کہ ثقافتی سرحدیں بیشتر اوقات میں ختم ہو جاتی ہیں لیکن ”روایت“ یا ”ثقافت“ کی اصطلاح ایک منفرد سماج، اس کے مزاج اور داخلی کیفیات کے ساتھ ضم ہو جاتی ہے۔ ہماری ہم رنگ ثقافتی وراثت کی عکاسی دنیا کے عظیم شاعر آنجہانی رگھوپتی سہائے فراق گورکھپوری نے اس شعر میں کی ہے :

سرزمین ہند پراقوام عالم کے  
کارواں آتے گئے ہندوستان کے  
بنتا گیا

دراصل ہندوستان جس طرح ہم جہتی اور اجتماعیت کو تسلیم کرتا ہے، کم ہی لوگ اس طرح سے سوچتے ہیں۔ یہاں دنیا کے ہر مذہب کا احترام کیا جاتا ہے اور ہمارے ملک کی لسانی اور ثقافتی ہم جہتی پوری دنیا میں بے نظیر ہے۔ اپنی مختلف النوع ہم جہتی کے باوجود ہندوستان کے لوگ صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ امن و آشتی کے ساتھ زندگی گزارتے چلے آئے ہیں۔

ہمارا سماج صدیوں سے ایک ایسی سماجی اور دانشورانہ فضا فراہم کرتا آ رہا ہے، جس میں نہ صرف یہ کہ مختلف ثقافتی دھارے امن و آشتی کے ساتھ موجود ہیں بلکہ انہوں نے ایک دوسرے کو اپنی اپنی بیش قیمت قدروں سے مالا مال کیا ہے۔ ہندوستانی ثقافت کی ہم جہتی نہ صرف نئے اور مختلف عناصر کو برداشت کرنے بلکہ انہیں قبول کرنے کی مظہر ہے۔ اس کا مشاہدہ ہماری روز مرہ کی زندگی میں بخوبی کیا جاسکتا ہے۔

قوانین اور قواعد ہمارے اقدامات کا خاکہ فراہم کرتے ہیں لیکن ہماری نئے نسل کو ہماری اجتماعی وراثت کی تعلیم دینا شاید اس اجتماعی وراثت کو محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ ہے۔ میں انڈین ٹرسٹ فار ریورل ہیریٹیج اینڈ ڈیولپمنٹ کو ہماری ثقافتی کو محفوظ رکھنے کو کوششوں کے لئے مبارکباد دیتا ہوں اور مستقبل میں ان کی کوششوں کے لئے دعاگو ہوں۔

U-1930

■

—

~

□

...